روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 15 دسمبر 2010ء 8 محرم 1432 ہجری 15 فتح 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 255

حق غالب آئے گا

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ لوگ میرے بعد آلِ محمد ﷺ پر ظلم کریں گے۔ اور امام قائم تک ایسا ہی ہوتا رہے گا پھر دنیا کے حالات بدلیں گے اور خدا کے بندے مشکلات سے رہائی کے بارہ میں ناامید ہو جائیں گے تب میری اولاد میں سے مہدی ظاہر ہوگا اور اللہ اس کے ذریعے حق کو غالب کرے گا۔

(ینا بیع المودة جلد 3 صفحہ 98 شیخ سلیمان۔طبع دوم مطبع عرفان بیروت)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت امام حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے ثناخواں

ہم تو دونوں کے ثناخواں ہیں۔ اصلی بات یہ ہے کہ ہر شخص کے جدا جدا قویٰ معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت امام حسنؓ نے پسند نہ کیا کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی بڑھے اور خون ہوں۔ انہوں نے امن پسندی کو مدنظر رکھا اور حضرت امام حسینؓ نے پسند نہ کیا کہ فاسق فاجر کے ہاتھ پر بیعت کروں کیونکہ اس سے دین میں خرابی ہوتی ہے۔ دونوں کی نیت نیک تھی۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ.

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 579-580)

حضرت امام حسینؓ کی شہادت

امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جوان کو ابتلاء آیا تھا کتنا خوفناک ہے لکھا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ستاون برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب سولہ یا سترہ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا۔ اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 336)

نہایت مقدس بزرگ

حضرت مسیح موعود نے ایک خط میں تحریر فرمایا

جن لوگوں کی جان توڑ کوششوں سے دنیا میں اسلام پھیلا۔ اگر وہ منافق اور بے ایمان ہوتے۔ تو اسلام نابود ہو جاتا۔ خدا نے قرآن شریف میں ان کی تعریفیں کی ہیں اور میرے پر خدا نے یہی ظاہر کیا ہے۔ میرا اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خاص تعلق ہے۔ اگر خدا میرے پر ظاہر کرتا کہ خلفائے ثلاثہ درحقیقت منافق تھے اور اہل بیت کے دشمن تھے۔ تو میں سب سے پہلے تبرا کے لئے تیار ہو جاتا۔ خدا کا کلام میرے پر نازل ہوتا ہے خدا نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ خلفاء ثلاثہ اور ان کی جماعت کے لوگ نیک اور ناصر دین تھے اور نیز علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ یہ سب نہایت درجہ مقدس تھے۔ جن کا بُغض کسی لعنتی کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ونزعنا مافی .... یعنے صحابہؓ اور اہل بیت میں جو کچھ باہم رنج واقعہ ہو گئے تھے قیامت کو ہم وہ رنجشیں ان کے سینوں میں سے دور کر دیں گے اور وہ باہم بھائی ہوں گے۔ جو ایک دوسرے کے مقابل پر تختوں پر آ بیٹھیں گے۔ سچی بات یہی ہے۔ اگر کوئی مجھے سچا سمجھتا ہے۔ تو اسے قبول کرے گا۔

(الفضل 6 نومبر 1937ء)

ماہ محرم میں درود شریف کی خصوصی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 10 دسمبر 2010ء میں احباب جماعت کو درود شریف کی خصوصی تحریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

ہمیں عموماً درود کی طرف متوجہ رہنا چاہئے اور اس مہینے میں خاص طور پر اس طرف توجہ رکھنی چاہئے جیسا کہ ایک مرتبہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی اس کی خاص تحریک فرمائی تھی۔ میں بھی اس کا اعادہ کرتے ہوئے یاددہانی کرواتا ہوں کہ اس مہینے میں درود بہت پڑھیں یہ سب سے بہترین اظہار ہے جذبات کا، جو کربلا کے واقعہ پر ہوسکتا ہے۔ جو ظلموں کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد چاہنے کیلئے ہوسکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ پر بھیجا گیا یہ درود آپ کی جسمانی اور روحانی اولاد کی تسکین کا باعث بھی بنتا ہے۔

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

☆ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب
ماہر امراض جلد
☆ مکرم ڈاکٹر محمود شیخ صاحب
ماہر امراض معدہ وجگر
☆ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن
☆ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائنا کالوجسٹ
مورخہ 19 دسمبر 2010ء کو جبکہ
☆ مکرم ڈاکٹر منصور حسن میاں صاحب
ماہر امراض معدہ وجگر شوگر اور جوڑوں کے درد

مورخہ 25 اور 26 دسمبر کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحبان کو معائنہ کیلئے پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم محمد قاسم طاہر صاحب

سیرالیون میں 4 بیوت الذکر کا افتتاح

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ سیرالیون کو 4 مقامات پر مکمل ہونے والی بیوت الذکر کی افتتاحی تقاریب منعقد کرنے کی توفیق ملی ہے۔ سیرالیون میں حضور انور ایدہ اللہ کی ازراہ شفقت منظوری سے ہر سال بیوت الذکر کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔ مکرم ملک خالق داد صاحب آف کینیڈا اور ان کے عزیزوں نے سیرالیون میں 11 بیوت الذکر بنوانے کا وعدہ کیا تھا۔ 2 بیوت الذکر 2006/07 میں مکمل ہوگئی تھیں اور 9 بیوت الذکر پر اس سال کام شروع ہوا تھا۔ ان میں سے 4 بیوت الذکر مکمل ہوگئی ہیں اور باقی تکمیل کے مراحل میں ہیں جلد مکمل ہو جائیں گی۔ مندرجہ ذیل 4 مقامات پر بیوت الذکر کے افتتاح کی توفیق ملی۔

تیامہ (TAIAMA)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 21 مئی 2010ء کو 'بو' ریجن میں تیامہ کے مقام پر نئی تعمیر ہونے والی بیت الذکر کے باقاعدہ افتتاح کیلئے تقریب کا انعقاد ہوا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بیت الذکر کا افتتاح مولانا سعید الرحمان صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ سیرالیون نے کیا۔ یہ بیت الذکر ملک کے دارالحکومت شہر فری ٹاؤن سے ''بو'' شہر جانے والی ہائی وے پر واقع ہے۔

اس تقریب میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے 200۔افراد نے شرکت کی۔ ان احباب میں پیراماؤنٹ چیف ممبر آف پارلیمنٹ، مختلف سکولوں کے ہیڈ ٹیچرز اور پرنسپل، مختلف بیوت الذکر کے ائمہ اور چیفڈم امام نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بیت الذکر کیلئے سولر سسٹم کے ساتھ MTA سے مستفید ہونے کیلئے ڈش انٹینا اور ٹیلی ویژن عطا فرمایا ہے۔ جس سے احباب جماعت مستفید ہو رہے ہیں اور MTA دعوت الی اللہ کا ذریعہ بھی بنا ہے۔

کونیا (KONIA)

یہاں ہماری نومبائع جماعت تھی۔ لیکن بیت الذکر نہیں تھی جس کی وجہ سے احباب جماعت دوسری بیت الذکر میں نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے جاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 3 جون 2010ء کو 'کونیا' کے مقام پر نئی تعمیر ہونے والی بیت الذکر کا افتتاح عمل میں آیا۔ بیت الذکر کا افتتاح مکرم ڈاکٹر ادریس بنگورہ صاحب نائب امیر اول نے کیا۔ احباب جماعت نہایت خوش تھے کہ اب ان کو جماعتی تعلیمات سے مستفید ہونے اور پروگرامز کرنے میں مشکل نہیں ہوگی۔

اس تقریب میں احباب جماعت کے علاوہ چیفس، کونسلر اور ائمہ نے شرکت کی۔ تمام شاملین نے جماعت احمدیہ کی دینی اور تعلیمی میدان میں خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر 5 احباب جماعت کو بیعت کر کے جماعت میں داخل ہونے کی بھی توفیق ملی۔

روفنکا۔(ROFINKA)

پورٹ لوکو ریجن روفنکا کے مقام پر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 11 جون 2010ء کو نئی تعمیر ہونے والی بیت الذکر کے افتتاح کیلئے تقریب کا انعقاد ہوا۔

اس ٹاؤن میں ہمارے مربی سلسلہ مقامی معلمین کے ساتھ بار بار دعوت الی اللہ کے لئے گئے اور احمدیت کا پیغام پہنچایا اللہ کے فضل سے سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اب ایک نہایت ہی خوبصورت اور وسیع بیت الذکر تعمیر کی گئی ہے۔ اس بیت الذکر کی تعمیر میں ریجن کے مربی انچارج مکرم نعیم اظہر صاحب اور ان کی اہلیہ کو بھی 400 USD مالی قربانی کرنے کی توفیق ملی تا کہ بیت الذکر وسیع ہو جائے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بیت الذکر کا افتتاح مولانا سعید الرحمان صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ سیرالیون نے کیا۔ اس پر وقار تقریب میں علاقہ کے سرکردہ افراد جن میں مکرم اسماعیل سانکو ڈپٹی ڈائریکٹر آف ایجوکیشن، علاقہ کے کونسلر، پورٹ لوکو ڈسٹرکٹ کے چیف امام، 12 ائمہ، سیکشن چیف اور پیراماؤنٹ چیف کے علاوہ 230 افراد نے شرکت کی۔ تمام شاملین نے جماعت احمدیہ کی دینی و تعلیمی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

کبالا (KABALA)

مکینی ریجن میں مئی 2010ء میں کبالا کے مقام پر ایک بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔ یہاں پر ہماری پرانی جماعت تھی اسی طرح جماعت کا پرائمری اور سیکنڈری سکول بھی تھا لیکن بیت الذکر نہیں تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت یہاں پر ایک خوبصورت نئی بیت الذکر تعمیر کرنے کی منظوری عطا فرمائی۔ محترم امیر و مشنری انچارج صاحب نے بیت الذکر کا افتتاح کیا۔ اس تقریب میں احباب جماعت کے علاوہ ڈسٹرکٹ چیف امام، 12 لوکل ائمہ اور چیفس نے شرکت کی۔ کل حاضری 270 افراد رہی۔ علاقے کے لوگوں نے اس علاقے میں نئی بیت الذکر کی تعمیر پر بہت ہی خوشی کا اظہار کیا۔ اور جماعت کی تمام مساعی کو خراج تحسین پیش کیا۔

ان تمام بیوت الذکر کے اخراجات کیلئے مکرم ملک خالق داد صاحب آف کینیڈا اور ان کے عزیزوں کو مالی قربانی کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور اپنی بے شمار رحمتوں سے ان کے نفوس و اموال میں برکت عطا فرمائے۔ اور ان برکتوں سے ان کی آئندہ نسل بھی مستفید ہوتی رہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ سیرالیون کو بیوت الذکر کی تعمیر کے ساتھ انہیں آباد رکھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور ان میں عباد الرحمٰن پروان چڑھیں۔ آمین

1910ء کی ایک تاریخی یاد

جب جلسہ سالانہ پر پہلی دفعہ امام وقت کی آواز آگے پہنچانے کے لئے آدمی مقرر کئے گئے

عبدالسمیع خان

جماعت احمدیہ کا دسمبر 1909ء کا جلسہ سالانہ 25 تا 27 مارچ 1910ء کو منعقد ہوا جس کے شرکاء 3 ہزار سے زائد تھے۔ 25 مارچ کو جمعہ تھا اور کثرت حاضرین کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی آواز دور تک نہیں پہنچ سکتی تھی اس لئے آپ نے 4 افراد کو مقرر کیا کہ وہ آپ کے مبارک کلمات آگے پہنچاتے رہیں۔ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا جب ایسا انتظام کرنا پڑا۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 316)

اس کے بعد حسب حالات یہ سلسلہ 1936ء تک جاری رہا۔

1935ء میں 25 تا 27 دسمبر کو رمضان میں جلسہ منعقد ہوا۔ 28 دسمبر کو عیدالفطر تھی۔ کثرت سے احباب شریک ہوئے۔ حضرت مصلح موعود نے عید گاہ میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور کی آواز آگے پہنچانے کے لئے 9 احباب مقرر تھے۔ الفضل نے ان کا نقشہ بھی شائع کیا۔

(الفضل 2 جنوری 1936ء ص 4)

27 نومبر 1936ء کو حضور نے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اس موقع پر بھی 5 احباب حضور کی آواز آگے پہنچاتے رہے۔ حضور نے پہلے بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آخر پر کھڑے ہو گئے۔ (الفضل 29 نومبر 1936ء)

1936ء کے جلسہ سالانہ پر پہلی بار لاؤڈ سپیکر استعمال کیا گیا۔ اس جلسہ کی حاضری 25 ہزار سے زائد تھی۔

1937ء کے جلسہ سالانہ پر مستورات نے حضرت مصلح موعود کے تمام خطاب بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنے۔

7 جنوری 1938ء کو بیت اقصیٰ قادیان میں پہلی دفعہ لاؤڈ سپیکر لگا اور حضرت مصلح موعود نے خطبہ جمعہ میں پیشگوئی فرمائی کہ قادیان کا درس قرآن و حدیث ساری دنیا میں سنا جائے گا۔

(الفضل 13 جنوری 1938ء)

لِلّٰہی سفر کی برکات

انہیں اللہ کی راہ میں کوئی پیاس اور کوئی مشقت اور کوئی بھوک کی مصیبت نہیں پہنچتی اور نہ ہی وہ ایسے رستوں پر چلتے ہیں جن پر (ان کا) چلنا کفار کو غصہ دلاتا ہے اور نہ ہی وہ دشمن سے (دورانِ قتال) کچھ حاصل کرتے ہیں مگر ضرور اس کے بدلے ان کے حق میں ایک نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے۔ اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ہرگز ضائع نہیں کرتا۔

اسی طرح وہ نہ کوئی چھوٹا خرچ کرتے ہیں اور نہ کوئی بڑا اور نہ ہی کسی وادی کی مسافت طے کرتے ہیں مگر (یہ فعل) ان کے حق میں لکھ دیا جاتا ہے۔ تاکہ جو بہترین اعمال وہ کیا کرتے تھے اللہ انہیں ان کے مطابق جزا دے۔ (سورۃ التوبہ 120`121)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی نوازشوں، شفقتوں اور محبتوں کا تذکرہ

قسط دوم آخر

محترم میجر (ر) منیر احمد فرخ صاحب

طلباء یونین کے انتخابات

عقیدت کو ہم محبت کہیں تو حق ادا نہیں ہوتا کہ یہ وہ جذبہ ہے کہ عقل کی حدیں یہاں ختم ہو جاتی ہیں۔ نگاہوں میں کیا بھید ہے جو زبان ادا نہیں کر پاتی، نسل در نسل یہ جذبے زندہ رہتے ہیں۔ یہی عقیدت ہے جماعت کو، کم وبیش خاندان کے ہر فرد کے ساتھ کہ جس کا اظہار ہمیشہ نہ سہی گاہے گاہے ہوتا رہتا ہے۔ ہوا یوں کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی کالج یونین کے انتخابات کا اعلان کیا ہوا کہ ہر طرف ہلچل مچ گئی۔ گرداب کچھ تھا تو اس نئی تقریب کی غرض و غایت اور امیدواروں کی فہرست معلوم کرنے کے لئے کالج تو کالج شہر بھر کی فضا رومانوی ہو رہی تھی۔ ایک سج دھج جو پہلے کبھی نہ دیکھی گئی تھی۔ پرانے طلباء اس روایت کے راوی تھے کہ کالج یونین کے انتخابات پہلے بھی اسی موسم میں ہوا کرتے تھے مگر اب کی بار ہما جس کے سر پر بیٹھنے والا تھا ساری کہانی اسی کے گرد گھومتی تھی۔ تفصیل اس اجمال کی یہ تھی کہ اب کی بار کالج یونین کی صدارت کے لئے دو امیدواروں میں سے ایک کے ساتھ ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے۔ سب ہی ایک خاص عقیدت رکھتے تھے۔ جس سے بھی بات ہوئی ہر لب پر ایک ہی جواب تھا۔ مغل شہزادہ، مغل شہزادہ۔ اس شہزادے سے ان کی مراد محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب تھے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے صاحبزادے تھے۔ ان کے مقابلے پر محترم ملک نعیم احمد صاحب تھے جو مجاہد بخارا محترم مولانا ظہور حسین صاحب کے صاحبزادے تھے۔

وہ دن کہ جس کا انتظار تھا آ پہنچا۔ کالج ہال میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ یہ کالج کے طلباء ہی نہ تھے جو نتائج جاننے کے لئے بے صبری دکھا رہے تھے بلکہ شہر بھر سے میاں حنیف صاحب کے عقیدتمند بھی اسی طرح مضطرب تھے کہ جلد از جلد فیصلے کا اعلان ہو جائے۔

سب کی نظریں اس دروازے پر لگی تھیں کہ کب حضرت پرنسپل صاحب تشریف لائیں اور کارروائی کا آغاز ہو اور جونہی حضرت پرنسپل صاحب اندر داخل ہوئے۔ انتہائی نظم و ضبط کے ساتھ کھڑے ہو کر سب نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ تیار ہو کر آئے تھے اس لئے سیدھے روسٹرم پر آ کر کارروائی کا آغاز کر دیا۔ دونوں امیدواروں کے لئے فی البدیہہ تقریروں کے عنوانات نہ صرف دلچسپ تھے بلکہ معنی خیز بھی تھے Nothing اور Something کی لفظی جنگ میں Something محترم نعیم کے انداز فکر کا امتحان تھا جبکہ Nothing محترم میاں حنیف احمد صاحب کو مبارزت پر ابھار رہا تھا۔ اس لفظی جنگ میں طبل جنگ بجتے ہی محترم نعیم صاحب میدان جنگ میں کود پڑے اور کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ جنگی حربے اور بھی تھے کہ آزمائے جاتے کہ جنگ بندی کا نقارہ بج اٹھا۔ محترم میاں صاحب (میاں حنیف) اپنے مدمقابل کی کمزوریوں سے بہت کچھ سیکھ چکے تھے اس لئے فن سپاہ گری میں تیر و تفنگ کا استعمال انتہائی چابکدستی سے کیا۔ مجھے آج بھی ان کی فی البدیہہ فن گفتگو کا یہ نکتہ یاد ہے کہ

This world has come from nothing & will someday go to nothing.

نہ تھا کچھ تو خدا تھا، کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

مرزا غالب نے اس ہونے اور نہ ہونے میں کس بے بسی اور مایوسی کی کتھا بیان کی ہے۔ مگر یہی نہ ہونا (Nothing) اس امیدوار (میاں حنیف) کی نیا کو کنارے لگا گیا۔

لفظوں کی عشوہ گری تھم چکی تو ہال میں بیٹھے چارہ سازوں کا جوش لمحہ لمحہ بڑھنے لگا۔ انتظار کی گھڑیاں ختم ہونے میں نہ آ رہی تھیں۔ منتظر نگاہیں اک طوفان کو تھامے ہوئے تھیں کہ حضرت پرنسپل صاحب نے تمام انتظامات کو مکمل پا کر ہاتھوں کی گنتی کا اشارہ دے دیا۔ انصاف کا ہر تقاضا پورا کیا گیا پر پھر بھی وہ ہاتھ تلاش کرنا مشکل ضرور تھا جو محترم میاں صاحب کی مخالفت میں اٹھا۔

خوش قسمت شاگرد

حضرت پرنسپل صاحب بحیثیت سربراہ کالج استاد تھے ہر اس طالب علم کے جو آپ کے زمانہ میں کالج میں داخل ہوا مگر یہ اطلاع شاید کچھ لوگوں کے لئے باعث تعجب ہو کر حضور پولیٹیکل سائنس کا مضمون بذات خود پڑھاتے بھی تھے۔ تدریس کا یہ سلسلہ سب کے لئے نہیں تھا مگر جب آپ کی مصروفیت آپ کو اجازت دیتی تو آپ اس خوش قسمت کلاس کی ذمہ داری اپنے سر لے کر اس مضمون کی مکمل تیاری کرواتے، نوٹس لکھواتے جو آپ نے آکسفورڈ میں زمانہ طالب علمی میں وہاں تیار کئے تھے۔ چنانچہ خوش قسمتی کا یہ قرعہ اس عاجز کے نام بھی نکلا کہ ہماری کلاس دو سال تک آپ سے فیض پاتی رہی۔ آج میں اپنی قسمت پر نازاں ہوں (کہ یہ عاجز اپنی تمام تر کم مائیگی کے باوجود) آپ کے ان شاگردوں میں شامل ہے جنہوں نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور آپ کی آواز میں آپ کے لکھوائے ہوئے نوٹس سے اپنے علم میں اضافہ کیا۔

ہمارے زمانہ تعلیم میں نامور علمی و ادبی ہستیوں نے کالج تشریف لا کر ہمیں اپنے قیمتی خیالات سے نوازا ان میں سے چند شخصیات کے نام مجھے اب تک یاد ہیں۔ محترم حمید احمد صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی محترم مولانا صلاح الدین احمد صاحب محترم جسٹس ایم آر کیانی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔

اسی طرح وہ منظر بھی آنکھوں کے سامنے ہے جب ملک گیر شہرت کے حامل شعراء ہمارے کالج کی ادبی سرگرمیوں کو چار چاند لگاتے محترم احسان دانش، محترم کلیم عثمانی، محترم صوفی غلام مصطفیٰ تبسم وغیرہم چند نام ہیں جو اب تک یاد ہیں۔

پاکیزہ محفل

اس عاجز کے مشاہدہ میں آپ کا لباس سفید شلوار، قمیص، شیروانی اور جناح کیپ ہی ہے جو آپ ہمیشہ زیب تن کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ شکار کے لئے پنڈی بھٹیاں کے اطراف تشریف لے گئے، چند اساتذہ کرام اور کچھ طلباء جن میں یہ عاجز بھی شامل ہے آپ کے ہمراہ تھے۔ رات کو اساتذہ کرام اور طلباء نے وہیں قیام کیا۔ مگر آپ واپس تشریف لے گئے۔ مگر رات کو دیر تک اس محفل میں شامل رہے۔ اس پاکیزہ محفل میں نمازوں کی ادائیگی کے بعد مشاعرہ میں غالباً استاذی المکرّم چوہدری محمد علی صاحب، استاذی المکرّم خان نصیر خان صاحب اور چند دیگر شعراء جن کے نام یاد نہیں نے اپنے کلام پیش کئے۔ اس پکنک میں شکار کے لئے آپ نے شکاری لباس پہن کر شکار کھیلا اور غالباً ایک مگ شکار کیا جو اس رات دعوت میں سب نے کھایا۔ رات کو ٹینٹوں میں سوئے ہوئے تھے کہ موسمی پیشگوئیوں کے عین برخلاف بارش تو برسی سو برسی پر ٹینٹ چھاجوں برسے۔ اس جل تھل میں کچھ نہ کچھ نقصان تو سب ہی کا ہوا مگر ہمارے ایک طالب علم دوست کی جوتی کیا گم ہوئی کہ تلاش بسیار کے باوجود نہ ملی۔ اس جوتی کی نشانی یہ تھی کہ انتہائی نئی تھی اور غالباً پہلی مرتبہ ان کے پاؤں کی زینت بنی تھی۔ کچھ جوتیاں جنہیں پہلی مرتبہ پہنا جائے۔ چیں چیں کی آواز میں آہ وزاری کرتی ہیں۔ شکار کی دشمن یہ آوازیں ہمارے اس دوست کے لئے طعنہ بن گئیں۔ حسب توفیق سب ہی نے اس آواز پاپوش کو جی بھر کے کوسا۔ یہ کوسنا اس جوتی کو لگ گیا اور رات بھر کی بارش میں جو بھی رفع حاجت کو اٹھا اسی جوتی کو استعمال کیا۔ صبح ہوتے ہی کیچڑ اور پانی کے مرکب میں شورا اور کھار بھی شامل ہو گیا۔

کالج کے دوسرے اساتذہ پر آپ کا اثر

جس طرح کالج کی عظیم الشان عمارت آپ کی دانش وحکمت اور دور اندیشی کی گواہی دیتی ہے کالج کے اساتذہ کرام کی ذات بھی انہی اوصاف حمیدہ کی مظہر تھی اور یہ کیوں نہ ہو کہ باغ کے سرسبز درخت زمین کی زرخیزی اور میٹھے پانی میں ہی نشوونما پاتے ہیں۔ اساتذہ کی انجمن وہ گلدستہ تھا جسے آپ کے ہاتھوں نے آراستہ کیا تھا۔ استاذی المکرّم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب بین الاقوامی زبان انگریزی کے استاد تھے۔ اس زبان میں الفاظ کی ادائیگی اور اظہار میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ بہت عمدہ بولتے تھے، آپ کا علمی فیضان آپ کے شاگردوں کے لئے ہمیشہ یادگار رہے گا۔ استاذی المکرّم چوہدری محمد علی صاحب فلسفہ ونفسیات کی وادیوں سے پھول چننے والے۔ مضمون جتنا گہرا تھا آپ کا علم اس کا خوب احاطہ کرتا۔ آپ کی گفتگو میں فلسفہ کی موشگافیاں بہت پُرلطف ہوتیں۔ استاذی المکرّم چوہدری حمید اللہ صاحب کالج کے زمانہ میں حسابیات کی گتھیاں سلجھاتے تھے اور اپنے مضمون پر مضبوط گرفت رکھتے تھے۔ استاذی المکرّم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب عربی مضمون میں بہت اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ نہ صرف عربی بلکہ قرآن وحدیث پر بھی اتنا ہی عبور رکھتے تھے۔ استاذی المکرّم شیخ محبوب عالم صاحب خالد اردو کے عالم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے چن لیا اور صدر صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ جلیلہ پر خدمت کی توفیق ملی۔

چند اساتذہ کی اضافی خوبیاں ہمیشہ یاد رہیں گی اور ان کو بیان کر کے ان کے حق میں دعاؤں کے لئے ہمارے ہاتھ ہمیشہ اٹھے رہیں گے۔ استاذی المکرّم پروفیسر محمد دین صاحب اسلامیات کا مضمون پڑھاتے تھے یہ مضمون ان کے لئے بنا تھا یا وہ اس مضمون کے لئے بنائے گئے تھے فیصلہ نہ ہو سکا۔ اپنے مضمون کو خوب یاد کر کے آتے اور پھر اپنے طلباء کو اس سے مستفیض فرماتے۔ آواز میں

گرج اور چمک کا امتزاج تھا۔ سبق کی ادائیگی میں آواز کی گونج باہر بھی سنائی دیتی۔ مجھ جیسے طلباء جن کو آپ کے مضمون سے واسطہ نہیں تھا۔ خالی پیریڈ میں باہر بیٹھ کر آپ کے اسلامیات کے مضمون سے اتنا ہی فائدہ اٹھاتے جتنا کلاس کے اندر بیٹھے ہوئے طلباء اور اس عاجز نے چند مرتبہ اس کا اظہار بھی آپ سے کیا کہ آپ کی گرجدار آواز سے اپنے تو اپنے غیر بھی اسی طرح فائدہ اٹھاتے ہیں۔

دوسرے استاذی المکرّم جناب محمد شریف خالد صاحب بہت پیار کرنے والے اور منکسر المزاج انسان تھے۔ وہ بھی انگریزی زبان کے استاد تھے۔ مگر لہجے میں ہمیشہ پنجابی زبان کا غلبہ رہا۔ ہمیشہ ان کی تعریف کے لئے الفاظ ڈھونڈتا رہا پر اظہار نہ کرسکا اور آخری شخصیت جن کے تعارف کے لئے کماحقہٗ ہمت کا متلاشی ہوں محترم ومکرم فضل داد خان صاحب ہمارے کالج کے بہت ہی مستند اور باہمت اور ہمہ جہت لائبریرین تھے، دبنگ اور بے خوف لائبریرین جن کی ریاست (لائبریری) میں گفتگو کا ایک ہی انداز تھا جس کی ہیبت سے زمین وآسمان لرزتے تھے۔ ع

خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری

اور ؎

یہ دستور زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

بہرحال ان کا یہ انداز لائبریری کا نظم وضبط برقرار رکھنے میں بہت مدد ومعاون تھا اور طلباء یہاں بیٹھ کر تمام تر سکون سے مطالعہ کا شوق پورا کرتے تھے۔

لائبریری کا ذکر چلا ہے تو وہ کتابیں بھی یاد آگئیں جو اس عاجز نے لائبریری کے لئے خریدیں۔ حضرت پرنسپل صاحب کے علم میں جب یہ بات آئی کہ مجھے کتابوں سے دلچسپی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی لاہور جاؤ اور تمہیں کوئی عمدہ کتاب نظر آئے تو لائبریری کے لئے خرید لیا کرو اور کالج کے پتہ پر بھجوا دیا کرو۔ چنانچہ حضور کے ارشاد پر چند بار ایسا ہی کیا اور جب یہ کتابیں کالج میں پہنچیں تو حضور نے دیکھ کر بہت پسند کیں اور مجھے بلا کر شاباش دی۔

وسیع رحمت

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب جب کالج کی سربراہی سے سریر آرائے سلطنت احمدیت ہوئے تو یہ عاجز آپ کے قدم چھو کر آپ کی دعاؤں سے اپنی جھولیاں بھرتا رہا۔ جب میرے ابا جان اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے فجی روانگی سے قبل آپ کی ملاقات کے لئے قصر خلافت حاضر ہوئے تو عاجز بھی ساتھ تھا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر ابا جان کو فرمایا کہ آپ کے جانے کے بعد منیر احمد گھر کی دیکھ بھال کرلے گا۔ یہ اس گھوڑے کی طرح ہے جس پر کاٹھی نہیں رکھی گئی۔ ذمہ داری کا بوجھ پڑے گا تو انشاءاللہ گھر چلانا آجائے گا۔ آپ کی زبان مبارک سے نکلی پاکیزہ دعاؤں کے میٹھے ثمر ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ اپنی شان کریمی سے مجھے عطا کرتا رہا اور انشاءاللہ اس کی وسیع رحمت آئندہ بھی میرا ساتھ نہ چھوڑے گی۔

فجی سے واپسی پر دوبارہ ابا جان کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری چھوٹی بیٹی عائشہ محمودہ جو اس وقت تقریباً ایک برس کی تھی بھی ہمراہ تھی۔ آپ نے اس بچی کو اٹھا کر اپنی گود میں لے لیا اور اس کی پیشانی کا بوسہ لیا۔ قصر خلافت سے باہر نکل کر ابا جان فرط عقیدت سے بار بار بچی کا ماتھا وہیں سے چومتے جہاں حضور کے مبارک اور مقدس لبوں نے یہ بوسہ لیا تھا۔ ایسا کئی بار کیا کہ وہ مقدس لب بہت بابرکت ہیں۔ شاید ان کے طفیل ہماری عاقبت سنور جائے۔ آج میری یہ بچی ایم بی بی ایس ڈاکٹر بن کر خدمت کر رہی ہے۔ شادی کے بعد اپنے میاں کے ساتھ کراچی میں مقیم ہے۔ اے میرے اللہ تیرے بہت ہی پیارے بندے نے جو دعا میری پیاری بیٹی کے لئے آپ کے در سے مانگی تھی اسے قبول فرما لیجئے اور اس کی جھولی اپنی رحمتوں اور برکتوں سے بھر دیجئے اور اس کی پیشانی کا وہ بوسہ جو حضور نے ازراہ ذرہ نوازی اور شفقت اپنے مبارک لبوں سے ثبت کیا تھا اس کے ماتھے کا جھومر بنا دیجئے جو ہمیشہ ہی چمکتا ہی رہے اور دین و دنیا میں اس کی کامیابیوں اور کامرانیوں کا باعث ہو (آمین) اور جس عقیدت اور حسن نیت سے میرے ابا جان نے حضور کے بوسے کی جگہ کو چوما تھا۔ اس کا صلہ بھی ہمیشہ ان کو ملتا رہے (آمین)

حضور کی خاص شفقت

تعلیم مکمل ہونے پر میں حیدرآباد میں مقیم تھا کہ آپ کراچی جانے کے لئے بذریعہ ٹرین حیدرآباد سے گزرے۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد کے افراد ریلوے سٹیشن پہنچ گئے کہ آپ کی ملاقات سے مستفیض ہوں۔ ٹرین آئی تو ملاقات کے لئے آپ اپنے کمپارٹمنٹ سے باہر تشریف لائے۔ محترم بریگیڈیئر ضیاء الحسن صاحب نے جو محترم امیر صاحب حیدرآباد کی نمائندگی کر رہے تھے نے سب موجود احباب کا تعارف کرانا شروع کردیا۔ یہ عاجز بھی ملاقات کے لئے موجود تھا باری آنے پر آگے بڑھ کر مصافحہ کا شرف حاصل کیا تو محترم بریگیڈیئر صاحب نے تعارف کے لئے میرا نام لیا تو آپ نے کمال محبت سے فرمایا ''میں منیر کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں'' اپنے لئے آپ کی یہ محبت اور عزت دیکھ کر عاجز کا دل شکر کے جذبات سے بھر آیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور تڑپ کر دعا کی کہ اے میرے رب! تو اس حقیر کو ایسا ہی نیک بنا دے جیسا حضور چاہتے ہیں۔ وہاں موجود دوست، کمال محبت سے اس عاجز سے پوچھنے لگے کہ حضور آپ کو کس طرح جانتے ہیں؟ میں کیا جواب دیتا! خوشی سے مسکرا دیا اور کہا کہ یہ آپ کی نوازش ہے کہ اس کمتر کو آپ پہنچاتے ہیں۔

ایک دفعہ محترم کرامت حسین صاحب جعفری جو گورنمنٹ کالج فیصل آباد کے پرنسپل تھے۔ آپ مشہور ماہر تعلیم اور فلسفہ ونفسیات پر بہت سی کتب کے مصنف بھی تھے۔ ان میں سے کچھ بی اے کی کلاسز میں بطور نصاب بھی شامل تھیں۔ حضرت پرنسپل صاحب نے اس عاجز کا انتخاب کیا کہ انہیں اپنے کالج میں لیکچر کے لئے مدعو کروں۔ چنانچہ یہ عاجز جب مکرم جعفری صاحب کے دفتر پہنچ کر اپنے کالج کی دعوت دے رہا تھا تو اچانک اسی کالج کے دو اساتذہ لڑتے جھگڑتے پرنسپل صاحب کے دفتر میں داخل ہوئے۔ اس ماحول کو دیکھ کر اپنا کالج بہت یاد آیا جہاں ایسی حالتوں کا تصور کہ علم کی دولت بانٹنے والے اساتذہ کرام یوں لڑتے ہوں اور پھر پرنسپل کے دفتر کا لحاظ کئے بغیر بلا اجازت داخل ہو کر یوں شور کریں۔ کبھی ممکن ہی نہیں تھا۔ بہرحال جعفری صاحب کے لئے صبر کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا کہ نظم وضبط کی پامالی ہر علمی ادارے میں ایسی ہی تھی۔ جعفری صاحب نے مجھ سے معذرت کی کہ کچھ وقت دیجئے میں علم کے پیشے سے وابستہ ان دو معززین کی ٹھنڈک کا سامان کروں۔ یہ کہہ کر وہ ان دو حضرات کی طرف متوجہ ہوئے اور ان میں سے ایک کو جو زیادہ بھڑک رہا تھا، پوچھا کہ بتائیں آپ کے بقول آپ کو کیا گالی دی گئی؟ انہوں نے تڑاخ سے جواب دیا کہ انہوں نے مجھ سے یہ کہا وہ کہا۔ جعفری صاحب نفسیات میں بہت حیثیت کے استاد تھے۔ دونوں کا جھگڑا ختم کروادیا۔ یہ کہہ کر کہ اگر انہوں نے یہ کہا تو کچھ نہیں کہا اور اگر انہوں نے وہ کہا تو بالکل ہی کچھ بھی نہیں کہا۔ اچھے بچے آپس میں یوں فساد نہیں کرتے۔ اب دونوں کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا اور دونوں وہاں سے تشریف لے گئے۔ بہرحال محترم جعفری صاحب پروگرام کے مطابق ہمارے کالج تشریف لائے اور اپنے قیمتی خیالات ہمارے گوش گزار کئے۔

حضرت پرنسپل صاحب کو بعد میں جب اس جھگڑے کی (جو گورنمنٹ کالج فیصل آباد کے دو اساتذہ نے کیا تھا) خبر سے اطلاع کی تو آپ نے فرمایا کہ ہماری زندگی اور ہماری درسگاہ بھی ایسی ہی ہوتی اگر حضرت مسیح موعود نے ہمیں زندہ نہ کردیا ہوتا۔

بخیریت واپسی کے لئے دعائیں

گرمیوں کی چھٹیوں میں سول ڈیفنس کی طرف ہر سال اک سمر کیمپ لوئر باڑیاں مری میں لگایا جاتا تھا۔ کیمپ کی مدت چار ہفتے ہوتی تھی جس میں آمد ورفت کے اخراجات کالج ادا کرتا۔ کھانے اور رہائش کی سہولت غالباً سول ڈیفنس کے ذمہ تھیں۔ پنجاب کے تمام کالج اس میں شرکت کرتے اور اختتام کیمپ انعامات اور سرٹیفکیٹ بھی دیئے جاتے۔ ایک سال حضرت پرنسپل صاحب نے اس عاجز کو یاد فرمایا اور میرے ذمہ کیمپ کے لئے طلباء کا انتخاب اور ضروری تیاری تھا۔ مجوزہ کام کی تکمیل کی رپورٹ جب آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور مزید ذمہ داری سے نوازا کہ یہ عاجز ہی کالج کی طرف سے گروپ لیڈر ہوگا۔ پنجاب کے میدانوں میں تپتی گرمی میں خوشگوار موسم کا تصور اک خواب تھا جو اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کی بدولت مری پہنچ کر حقیقت میں بدل گیا۔ چنانچہ چار ہفتے اس پہاڑ پر اس خدا کی پیدا کردہ نعمتوں کا ہر ہر پل اس کے حضور شکر ادا کرنے میں گزرے۔ یہ نعمت ہمیں حضرت پرنسپل صاحب کی بدولت بغیر کسی خرچ کے میسر آئی تھی۔

آج بھی جب وہ لمحے یاد آتے ہیں تو آپ کے لئے دل میں شکر کے جذبے ابھر آتے ہیں اور ہاتھ دعا کے لئے اٹھ جاتے ہیں۔ ایک اتوار جبکہ عام چھٹی تھی یہ عاجز مری شہر آیا تو معلوم ہوا حضرت پرنسپل صاحب یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں اور خیبر لاج میں مقیم ہیں۔ چنانچہ آپ کے در دولت پہ حاضر ہوا۔ آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور دعائیں بھی لیں۔ آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ غالباً ٹانگ میں یا پاؤں میں درد کی وجہ سے کپڑا لپیٹا ہوا تھا۔ مگر آپ باہر تشریف لائے، لان میں ٹہلتے رہے اور کیمپ کے شب و روز کے بارہ میں معلومات لیتے رہے۔ لوئر باڑیاں واپسی کے لئے جب بس کے اڈے پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ آخری بس کچھ دیر پہلے جا چکی ہے۔ اب صبح تک دوسری بس نہیں ملے گی۔ چنانچہ یہ سوچ کر کہ کیمپ میں حاضری لازمی ہے پیدل ہی مری سے روانہ ہو گیا۔ راستہ تقریباً بارہ میل یا کچھ زیادہ تھا۔ کچھ فاصلے تک تو راہ چلتے مسافر جو شہر سے گاؤں لوٹ رہے تھے ساتھ دیتے رہے پھر لاچار گی تھی اور تنہا مسافر۔ سورج بھی پہاڑی علاقوں میں جلدی ڈوب جاتا ہے۔ اندھیرے میں لوئر باڑیاں کی سمت کا تعین کر کے پکی سڑک چھوڑ کر پہاڑی راستے پر سفر کرنے لگا۔ ہر موڑ پر جنگلی درندوں کا خوف دامن گیر تھا مگر خدا تعالیٰ کے ایک مقدس بندے کی ملاقات اور اس کی دعاؤں کے طفیل ہر مشکل سے مشکل کشا نے بچائے رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی کہ جونہی سورج نے غروب ہونے کی ٹھانی چاند نے اپنی روشنی سے زمین کو منور کر دیا۔ چلتے چلتے جب تین چار گھنٹے گزر گئے تو دور

سے کیمپ کی روشنیاں نظر آئیں اور پھر ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد کیمپ کی حدود میں داخل ہوکر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالایا کہ اس نے ہر آفت اور ہر مصیبت سے امن میں رکھا۔ بعد میں جب حضرت پرنسپل صاحب سے ملاقات ہوئی تو اس سفر کی روداد بیان کی۔ سن کر آپ نے فرمایا میں بھی آپ کی بخیریت واپسی کے لئے دعائیں کرتا رہا۔

صرف تمہارے لئے آگیا ہوں

حضور دیار مغرب وافریقہ روانہ ہونے سے پہلے کچھ دنوں کے لئے کراچی ٹھہرے ہوئے تھے۔ جماعت احمدیہ کراچی کا گیسٹ ہاؤس طارق روڈ کے عقب میں واقع تھا، وہیں حضور قیام فرماتھے۔ اس موقع کو غنیمت جان کر میرے ابا جان محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے بذریعہ محترم ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری اس عاجز کے نکاح کی درخواست حضور کی خدمت میں پیش کی جو حضور نے ازراہ شفقت منظور فرمالی۔ گرمیوں کا موسم اور 1969ء کا سال مقررہ تاریخ کو حضور نے بعد نماز مغرب نکاح کے اعلان کو ضروری کارروائی کے لئے منظور فرمایا۔ یہ عاجز ابا جان کے ساتھ نماز مغرب سے پہلے مقررہ دن حضور کی خدمت میں حاضری کے لئے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے پاس پہنچ گیا۔ جہاں ایک خبر نے ہمیں وقتی طور پر تھوڑی سی پریشانی میں مبتلا کردیا جب محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اطلاع دی کہ حضور ناسازیٔ طبع کی وجہ سے نماز کے لئے تشریف نہ لا سکیں گے۔ گو اس عاجز کے نکاح کا اعلان بھی حضور کے نہ آنے سے ملتوی ہو جاتا، مگر ہمیں اس کی پرواہ ہی نہیں تھی۔ ہماری نگاہوں کا مرکز تو حضور تھے اور پریشان ہونا قدرتی امر تھا کہ ہماری ہر خوشی حضور پُرنور کے وجود سے وابستہ تھی۔ گیسٹ ہاؤس کی بڑی ڈیوڑھی کے باہر ہم کھڑے تھے جہاں محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ہمیں ملے تھے۔ چند لمحے اسی طرح گزر گئے۔ پھر اک کوندا سا لپکا، ٹک ٹک کی دور سے آتی آواز لحہ بہ لحہ بلند ہوتی گئی۔ محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضور کی چھڑی کی آواز سے بخوبی واقف تھے، فوراً بول اٹھے! حضور تشریف لارہے ہیں اور پھر اک نوروں نہایا شخص ہمارے سامنے نمودار ہوا۔ سفید براق پگڑی اور شلوار قمیص اور اچکن میں ملبوس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ہمارے سامنے موجود تھے۔ جیسے صرف غلام ہی نہیں پر ان کا آقا بھی بیتاب ہوا نہیں دیکھنے کے لئے۔

میرے ابا جان نے اور اس عاجز نے آپ کی مسکراہٹ سے اندازہ لگایا کہ آپ خدا کے فضل سے تندرست ہیں۔ آگے بڑھ کر مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے اس عاجز سے مخاطب ہوکر فرمایا ’’تم تھوڑا صبر نہیں کرسکتے؟ نکاح کی تمہیں اتنی جلدی ہے؟ پھر اسی خوشگوار انداز میں اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا میں نے آج آنا نہیں تھا، صرف تمہارے واسطے آگیا ہوں کہ تمہارا نکاح پڑھانا ہے۔ جان سے پیارے آقا کا اپنے بے ہنر غلاموں سے ایسا محبت اور احسان کا سلوک! میں کیا اور میری بساط کیا جو حسن ومروت کی ان بارشوں کا سوچ بھی سکوں۔ چنانچہ عبادت سے فارغ ہوکر آپ نے اس عاجز کے نکاح کا اعلان کیا۔ حضور نے مسنون دعاؤں کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا اور تعارفاً کہا کہ میں جس کے نکاح کا اعلان کروں گا۔ وہ میرا شاگرد ہے اور مجھے بیٹوں کی طرح عزیز ہے۔ حضور کے ان الفاظ نے مجھے وارفتہ کردیا! میں جذب ومستی کی رو میں بہہ کر اب اس دنیا میں نہیں تھا۔ یہ الفاظ میری اوقات سے بہت ہی بڑھ کر تھے۔ ایک انتہائی کمتر اور گناہ گار کیسے تصور میں لاسکتا ہے ان تعریفی کلمات کو جو حضور کی زبان مبارک سے ادا ہوئے تھے۔ میں بے حال تھا، چند لمحوں کے لئے ہی سہی پر حلفاً کہتا ہوں کہ میری یہی حالت تھی اور جب حضور نے پوچھا! تمہیں اپنا نکاح منظور ہے؟ اور کوئی جواب نہ پاکر حضور نے پھر دوبارہ یہی سوال پوچھا تو محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے میرے کندھوں کو تھپتھپا کر مجھے کہا کہ جواب کیوں نہیں دیتے؟ اس پر عاجز و کمتر نے کھڑے ہوکر عرض کی ’’منظور ہے‘‘۔ دعا کے بعد حضور واپس جاتے ہوئے میرے پاس ٹھہر گئے، مبارکباد دی اور چند لمحے توقف کے بعد مجھے مخاطب کرکے فرمایا پہلے تو بہت جلدی تھی کہ نکاح پڑھادو اور اب جواب ہی نہیں دے رہے تھے۔ یہ واقعہ میری زندگی میں کبھی نہ بھولنے والا واقعہ ہے۔ جب بھی یاد آتا ہے تو میرا مجسم وجود حضور کے لئے تشکر کے جذبات سے بھر جاتا ہے۔ جذب ومستی میں بے خود ہوکر پہروں اپنے وجود پر نظر ڈالتا ہوں تو زندگی کے یہ واقعات مجھے رلاتے ہیں۔ کم کم خوشی کے آنسو اور بہتات میں آنکھیں ان قطرات ندامت کو بہاتی ہیں جو میری حقیقت جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ غفور بھی رحیم بھی ہے۔ ستار ہے علیم بھی ہے۔ ہر حسن عمل تیری عطا ہے کہ تو ہر حسن کا مالک ہے۔ عطا کرے تو تیرا کرم ہے۔ بخش دے تو تو رحمت اتم ہے۔

چند سال پہلے مجلس مشاورت کے بابرکت دنوں میں اجلاس کی کارروائی میں محترم استاذی المکرّم چوہدری محمد علی صاحب کو دیکھا کہ وقفہ کے دوران ہال کے باہر کھڑے تھے۔ آگے بڑھا کہ ان سے مصافحہ کروں۔ آپ کے پاس ہی محترم عبیداللہ علیم بھی کھڑے تھے۔ ان سے مصافحہ کے لئے جب ہاتھ بڑھایا تو استاد محترم نے اس عاجز کا تعارف اس عظیم شاعر سے یوں کروایا کہ نثر میں نظم کہہ دی (ہزار کمتری کے باوجود مجھے اپنے وجود کا احساس ہونے لگا)

آپ نے تعارف میں نام تو میرا ہی لیا پر حوالہ اس پارس کا دیا جو ہماری جماعت کے تیسرے امام ہیں۔ آپ نے فرمایا! یہ منیر ہے، یہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خاص شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اللہ اللہ ایک لمحے میں زمین پر پلنے والا کیڑا آسمان پر اڑنے لگا۔

حضور کے جودوسخا کی کہانیاں تو نہ ختم ہونے والی کہانیاں ہیں۔ عنوان بھی بہت ہیں۔ حکایتیں بھی بہت۔ ہر چیز فانی ہے پر نیک نام زندہ رہتا ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے۔

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

سٹیرائیڈز (Steroids)

اقسام۔ استعمال کرنے کے طریق اور نقصانات

سٹیرائیڈز (Steroids) دراصل ایک ہارمون ہے۔ جو جسم میں قدرتی طور پر بنتا ہے اور جسم کے نظام کو چلانے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ سٹیرائیڈز کی ضرورت انسان جسم کی نشوونما، سوزش کو کم کرنے اور قوت مدافعت کے لئے ہوتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے جسم میں ان کا لیول (Level) ناکافی ہو تو اس صورت میں ادویات کی صورت میں سٹیرائیڈز استعمال کروانے پڑتے ہیں۔

اقسام

ادویات کے ذریعے دیئے جانے والے سٹیرائیڈز کی درج ذیل تین اقسام ہوتی ہیں۔

1۔ کارٹیکو سٹیرائیڈز (Cortico Steroids)

2۔ اینڈروجینک سٹیرائیڈز Andro-Ginic (Steroids)

3۔ اینابولک سٹیرائیڈز Anabolic Steroids

کارٹیکوسٹیرائیڈز

ان سٹیرائیڈز کا تعلق کارٹی زون Corti-Zone گروپ سے ہے۔ یہ ادویات خاص طور پر جسم میں ہونے والی کسی بھی سوزش کو کم کرنے کا کام کرتی ہیں۔ اس گروپ کی ادویات، انجکشن، گولیوں، قطروں اور لوشن کی شکل میں دستیاب ہے۔ جو جسم کے مختلف حصوں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ ادویات جسم سے سوزش کرتی ہیں۔ مریض کی بیماری اور ضرورت کے مطابق سٹیرائیڈز ادویات تجویز کی جاتی ہیں۔ اس کے استعمال سے بعض مضر اثرات پیدا ہوسکتے ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

تھکن، سستی، قے، متلی، بلڈ پریشر میں اضافہ، پریشانی، نفسیاتی الجھن، سر چکرانا، بدہضمی، معدے کا السر، منہ کے چھالے، خصوصاً منہ فنگس، پیٹ درد، بھوک کی زیادتی، وزن بڑھنا، خون میں سفید ذرات کا بڑھ جانا، خون کا جمنا، جسم میں نمک اور پانی بڑھ جانا، نیند کی کمی، مرگی کی صورت میں مزید جھٹکے بڑھ جانا، آنکھوں میں موتیا اترنا، آنکھوں میں فنگس یا وائرس بڑھ جانا، بازو اور ٹانگوں سے گوشت اتر جانا، جلد پتلی ہونا، جلد اور چہرے پر بال بڑھ جانا، پسینہ آنا، بچوں میں قدرتی نشوونما رک جانا، خواتین میں ماہوار کی بے قاعدگی، بلڈ پریشر یا شوگر لیول بڑھ جانا۔

کارٹی زون ادویات جسم سے سوزش کم کرتی ہے اور مدافعتی نظام میں کام آتی ہیں۔ البتہ یہ ادویات جسم کا ماس (Mass) بڑھانے کا کام ہرگز نہیں کرتیں۔

اینڈروجینک سٹیرائیڈز

سٹیرائیڈز کی یہ قسم کسی حد تک جسم کا MASS بڑھاتے ہیں۔

اینابولک سٹیرائیڈز

آج کل اینابولک سٹیرائیڈز کا بہت غلط استعمال کیا جارہا ہے۔ اینابولک سٹیرائیڈز سب سے پہلے 1930ء میں بنائے گئے تھے۔ انہیں سب سے پہلے مردانہ غدود Testes کی تکالیف کے لئے استعمال کیا گیا تھا۔ ان کے استعمال کے دوران معلوم ہوا کہ یہ انسانی جسم میں ہڈیوں اور پٹھوں Skeletal System کو مضبوط کرتے ہیں۔ اس دریافت کے بعد اینابولک سٹرائیڈز کا استعمال پہلوانوں، ایتھلیٹ اور ویٹ لفٹر وغیرہ میں بڑھ گیا۔ آج کل میڈیکل سٹورز پر ایک قسم کے اینابولک سٹرائیڈز دستیاب ہیں۔ لیکن انہیں ڈاکٹر صاحب کی ہدایت کے بغیر ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ یہ سٹرائیڈز گولیوں اور انجکشن دونوں صورتوں میں دستیاب ہیں۔

باقی صفحہ 6 پر

مکرم مرزا منور احمد صاحب

28 مئی سانحہ لاہور میں خدا تعالیٰ کے حضور اپنی جان فدا کرنے والے

مکرم منور احمد صاحب لاہور کا ذکر خیر

مکرم منور احمد صاحب 28 مئی 2010ء کو دارالذکر لاہور میں راہ مولیٰ میں قربان ہو کر بامراد ہوئے۔ آپ چار بھائی اور ایک بہن تھے۔ جن میں سے دو بھائی اس موقع پر راہ مولیٰ میں قربان ہوئے۔ دوسرے مکرم انیس احمد صاحب تھے۔ اس وقت منور احمد صاحب کا ذکر خیر کرنا مقصود ہے۔

منور احمد صاحب بوقت شہادت خاکسار کے ساتھ بطور نائب ناظم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کام کر رہے تھے۔ نہایت اخلاص والے، اطاعت گزار اور خدمت دین کرنے والے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ نڈر، پُر جوش داعی الی اللہ بھی تھے۔

مکرم منور احمد صاحب سے میرا تعارف غالباً 2004ء میں ربوہ میں ہوا۔ خاکسار لاہور سے داعیان کا ایک وفد لے کر داعیان کلاس کے لئے ربوہ گیا ہوا تھا۔ منور احمد صاحب اس وفد میں شامل نہ تھے۔ لیکن وہ خود سے ربوہ زیارت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ دارالضیافت میں ان کا قیام تھا ان کے ساتھ اور دوست بھی تھے۔ انہیں معلوم ہوا کہ داعیان کی کلاس ہو رہی ہے۔ وہ خود ہی اس کلاس میں شامل ہوئے اور ایک موقع پر جبکہ صداقت مسیح موعود پر دلائل دیئے جا رہے تھے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور نعرہ تکبیر لگایا۔ وہ بڑے پُر جوش تھے وہاں بیٹھے ہوئے لوگ محظوظ بھی ہوئے اور کچھ نے حیرت کا اظہار بھی کیا۔ بعد میں انتظامیہ کی طرف سے کہا گیا کہ نعرے نہ لگائے جائیں۔

منور احمد صاحب پیدائشی احمدی تھے لیکن ان کی پرورش دادی کے ہاتھوں ہوئی جو کہ اہل تشیع تھیں۔ اسی وجہ سے آپ شیعہ ہو گئے اور اس سلسلہ میں متعدد چلے کاٹنے کے لئے ایران تک گئے اور مختلف مزاروں پر کئی کئی دن تک چلہ کشی کی۔ مگر بالآخر احمدیت کی طرف لوٹ آئے

بہرحال کلاس کے بعد میں ان سے ملا۔ ان سے تعارف ہوا تو بتایا کہ ان کا تعلق مجلس گلشن پارک سے ہے۔ میں نے ان سے رابطہ نمبر لیا انہیں بتادیا کہ آپ کو قائد صاحب ضلع کی منظوری کے بعد کمیٹی اصلاح وارشاد ضلع میں شامل کرنے کا ارادہ ہے وہ بڑے خوش ہوئے۔

کمیٹی اصلاح وارشاد میں شامل ہونے کے بعد کلاسز لینے سے اور احمدیوں کی صحبت میسر آنے کی وجہ سے اخلاص، وفا اور خدمت دین میں اتنا بڑھ گئے تھے کہ بہتوں کو پیچھے چھوڑ گئے۔ ان کی بعض خدمات پر مجھے بھی بڑا رشک آتا تھا۔ چونکہ پتلے دبلے تھے اور بوقت شہادت عمر 30 سال تھی۔ لیکن اپنی عمر سے 7 یا 8 سال چھوٹے لگتے تھے۔

میرے ساتھ ان کی رفاقت بھی 7، 8 سال پر محیط ہے۔ پہلے دوستی کا تعلق تھا اور پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بھائیوں جیسے تعلق میں تبدیل ہو گیا تھا۔ اپنی ذاتی، خاندانی معاملات کے متعلق اکثر مشورہ کرتے تھے۔ جتنی مجھے خدا نے بصیرت عطا کی ہے اس کے مطابق میں مشورہ دیتا تھا۔

ان کی دعوت الی اللہ کے متعلق میں کچھ چند واقعات لکھتا ہوں۔

ان کی موبائل ریپیئرنگ کی دکان تھی اور دکان کے اردگرد اکثر ٹریول ایجنٹس کے دفاتر ہیں۔ اکثر اپنے کمپیوٹر پر خلیفۃ المسیح الرابع کے CD`s لگاتے ہیں اور بغیر ڈر کے دوستوں کو سنواتے۔ ان کی دکان کے سامنے ایک مخالف بھی ٹریول ایجنٹ تھا اور وہ اکثر انہیں منع کرتا تھا کہ دعوت الی اللہ نہ کریں۔ یہ بھی اس کو نرمی کے ساتھ جماعت کے متعلق بتاتے۔ ایک دن وہ بپھرا ہوا متکبر مخالف اٹھا اور ان کا گریبان پکڑ کر باہر نکال لیا اور نزدیک کے دکانداروں کو بھی بلا لیا اور بڑا شور شرابا کیا اور کہا کہ اسے تھانے میں پکڑواؤ۔ بہرحال کچھ دوسرے ٹریول ایجنٹوں کے بیچ بچاؤ سے معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ مجھے چونکہ ہر بات بتاتے رہتے تھے تو یہ بات بھی بتا دی۔ میں نے بھی انہیں سمجھایا کہ متعصب لوگوں کے ساتھ منہ ماری کرنے کی ضرورت نہیں۔ بہرحال وہ ٹریول ایجنٹ جو اپنے زعم میں بڑا بنتا تھا بہت سے لوگوں سے پیسے لے کر بھاگ گیا اور بہت بدنام ہوا۔

اپنے پلازے میں جہاں ان کی دکان تھی ہردلعزیز تھے۔ پھرتیلے آدمی تھے اکثر لوگ ان سے محبت بھرا مذاق کرتے رہتے تھے۔ اپنے والدین کی بہت خدمت کی۔ جب والدہ زندہ تھیں تو ان کی خدمت پر کمربستہ رہے۔ ایک حادثہ پیش آیا سیڑھیوں سے گریں اور سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے انتقال ہوا۔ سر سے خون بہت بہہ گیا تھا۔ اپنی والدہ کی وفات پر بہت غمگین تھے، مجھے ہی سب سے پہلے فون کر کے اطلاع دی۔ خاکسار فوراً وہاں پہنچا تسلی دی۔ والدہ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کو خط لکھا۔ حضور کی طرف سے تعزیتی خط آیا۔ بہت خوش ہوئے اور کئی دفعہ ذکر کیا کہ خلافت کا سایہ ایسا ہے کہ ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتا۔ مرحوم نے اپنے والد صاحب کی بھی بہت خدمت کی۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اپنے والد کے ساتھ ایسے رہتے تھے جیسے بدن کے ساتھ سایہ۔ والد صاحب زندہ ہیں ہارٹ و بلڈ پریشر کے مریض ہیں۔ انہیں اکثر و بیشتر CMH ہسپتال لے کر جاتے، دفتر چھوڑتے دفتر سے واپس لاتے۔ رات کو والد صاحب کی مالش کرنا ان کو دبانا یہ ان کا معمول تھا۔ والد صاحب کی اتنی خدمت کی کہ بیوی بچوں کا بھی ہوش نہیں تھا۔

خاکسار سے کئی دفعہ ذکر کیا۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے شہادت دے اسی طرح اور دوستوں سے بھی دعا کا کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت دے۔ سو خدا نے ان کی دعا سنی اور انہیں شہادت عطا کی۔ بیوی سے بہت محبت کا سلوک کرنے والے اور اسی طرح اپنے سسرال سے بھی بہت محبت کرنے والے تھے۔ خاکسار شہادت کے بعد ان کے سسرال تعزیت کے لئے گیا تو ان کے سسر مکرم مبشر احمد صاحب نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ منور سے میری بیٹی کو ہمیشہ راحت ملی اور ہمیں اس سے کوئی شکوہ نہیں رہا۔ مئی کے شروع میں خدام الاحمدیہ کے تحت لاہور کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ہم نے داعیان کی ہفتہ وار کلاسز کا انعقاد کیا۔ اس کلاس کے انتظامی معاملات میں پیش پیش تھے۔ چائے، جوس، کھانے اور لٹریچر کے انتظام میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے اور سچی بات یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ کے نئے سال میں جو نومبر سے شروع ہوتا ہے اتنی تیزی سے کام کرنے لگ گئے تھے کہ میں سست ہو گیا تھا۔ اس کا اظہار اور دوستوں نے بھی کیا کہ بہت تیزی آ گئی ہے۔ اتنی تیزی تھی جس طرح وقت کم ہو اور کام بہت ہو۔ بہرحال ایک ہفت روزہ کلاس ختم ہوئی اور دوسری ابھی جاری تھی کہ 28 مئی والا واقعہ پیش آ گیا۔

بوقت شہادت جس طرح انہوں نے لوگوں کو بچایا کسی چیز کی پرواہ نہ کی جس کا تفصیلی ذکر حضور انور اپنے ایک خطبہ میں کر چکے ہیں وہ لائق تحسین ہے اور منور صاحب کے نڈر پن کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ان کا نام منور احمد تھا اور خاکسار کا نام مرزا منور احمد ہے۔ بعض دوستوں نے ہمیں منورین کے نام سے پکارنا شروع کر دیا تھا۔ رفاقت تو نہیں رہی تاہم یادیں اور ان مٹ نقوش ضرور ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ مٹیں گے نہیں بلکہ بڑھیں گے۔ منور صاحب نے اپنے پیچھے بوڑھے والد اور بھائیوں اور ایک بہن کے علاوہ بیوہ اور ایک بچی سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا حامی وناصر ہو۔ آمین

بقیہ صفحہ 5 پر

یاد رہے کہ گزشتہ دو دہائیوں سے اینابولک سٹرائیڈز کا کھلاڑیوں میں غلط استعمال قابل تشویش ہے کیونکہ وقتی طور پر یہ جسم کو بہت چاق و چوبند کر دیتے ہیں۔ لیکن پچاس سال کی عمر کے بعد ان کے بدترین اثرات ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اکثر کھلاڑی چستی اور پھرتی بڑھانے کے لئے مقررہ خوراک (Dose) سے تقریباً تیس فیصد زیادہ خوراک لیتے ہیں۔

اینابولک سٹیرائیڈز کے مضر اثرات

ان کے مضر اثرات مندرجہ ذیل ہیں۔

مردوں میں سپرم لیول کم کرتے ہیں، مردانہ غدود کو کم کرتے ہیں، گنجا پن، مردوں میں چھاتی بڑھ جانا، جلد کھردری ہونا، جسم کے بال بڑھ جانا (سوائے سر کے) بلوغت کے قریب ان کے استعمال سے قد بڑھنا رک جاتا ہے، بچوں میں ان کا استعمال قد کے بڑھنے کو روک دیتا ہے، سینے میں درد، دل کا دورہ، خون کی نالیوں کی تنگی، فالج، کولیسٹرول بڑھنا، خون میں لوتھڑا بننا، جگر کی سوزش، جگر کی رطوبت بڑھ جانا، بلڈ شوگر لیول بڑھنا، جلد پر دانے پھوڑے پھنسیاں نکلنا، پٹھوں کا کھنچاؤ، آواز کا بدلنا، خواتین میں اینابولک سٹیرائیڈز کے استعمال سے مندرجہ بالا مضر اثرات کے علاوہ مندرجہ ذیل مضر اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں۔

ایام کی زیادتی یا کمی، وزن کا بڑھنا یا کم ہونا، بالوں کا گرنا، آواز کا بھاری پن، چہرے پر دانے اور پھنسیاں نکلنا، نفسیاتی دباؤ، جسم پر نشان پڑنا۔

آج کل عطائی یا نیم حکیم اور غیر تعلیم یافتہ ڈاکٹرز کی کثیر تعداد سٹرائیڈز کے بے جا استعمال اپنے مریضوں کو کرواتے ہیں اور اس کا استعمال معمولی بیماریوں میں بھی کرتے ہیں۔ اس لئے حتی الوسع کوشش کرنی چاہئے کہ اپنا علاج کسی کوالیفائیڈ معالج سے کروائیں۔ آپ کی زندگی بہت قیمتی ہے۔ اپنی غفلت سے اسے نقصان نہ پہنچائیں۔

سٹیرائیڈز استعمال کرنے کا طریق

مریض کی بیماری اور ضرورت کے مطابق سٹیرائیڈز ادویات تجویز کی جاتی ہیں۔ سٹرائیڈز کے استعمال کے سلسلے میں اہم ترین بات یہ ہے کہ انہیں اچانک بند کرنا جسم کے لئے انتہائی خطرناک ہے انہیں ہمیشہ بتدریج کم کیا جاتا ہے اور پھر بند کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حفظان صحت کے اصولوں پر چلنے کی توفیق دے اور ہمیں اپنی زندگی اور صحت کی قدر اور اہمیت کو سمجھنے کی توفیق دے اور موذی اور جان لیوا بیماریوں سے محفوظ رکھے اور لمبی صحت والی خدمت خلق اور خدمت دین سے معمور زندگی عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

❁ محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم انصر احمد طاہر صاحب مقیم سویڈن کی تقریب شادی 4 دسمبر 2010ء کو منعقد ہوئی۔ بارات ربوہ سے لاہور پہنچی۔ جہاں آٹھ بجے شام دعائیہ تقریب میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ملک طاہر احمد صاحب امیر ضلع لاہور نے دعا کروائی۔ قبل ازیں مورخہ 15/دسمبر 2009ء کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے حسب ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم انصر احمد صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ شفق وسیم صاحبہ بنت مکرم وسیم امجد محمود صاحب ڈائریکٹر مارکیٹنگ شیزان انٹرنیشنل کے ساتھ مبلغ سات لاکھ روپے حق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں کیا تھا۔ تقریب دعوت ولیمہ مورخہ 5 دسمبر کو دوپہر اڑھائی بجے سبزہ زار تحریک جدید ربوہ میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد اس تقریب کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقرر فرمودہ خصوصی نمائندہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے۔ آمین

کامیابی

(مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

مورخہ یکم دسمبر 2010ء کو سالانہ علمی وادبی مقابلہ جات کے سلسلے میں مقابلہ بیت بازی گورنمنٹ ایم سی گرلز ہائر سیکنڈری سکول بھوانہ بازار فیصل آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کی طالبہ حافظ ثمرین حنان (جماعت ہشتم) اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بورڈ لیول پر دوئم پوزیشن حاصل کر کے نقد انعام اور سند کی حقدار قرار پائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طالبات کو ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے اور جماعت کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

(پرنسپل مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

نکاح وتقریب شادی

❁ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 13 نومبر 2010ء کو محترم عطاء الرقیب صاحب مربی سلسلہ ضلع سیالکوٹ نے سیالکوٹ کے ایک میرج ہال میں مکرم صفوان احمد صاحب ابن مکرم عبدالمنان صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ ماہم سفیر صاحبہ بنت مکرم سفیر احمد صاحب سیالکوٹ مبلغ 2 لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ اسی دن دعاؤں کے ساتھ رخصتانہ بھی ہوا۔ مورخہ 14 نومبر 2010ء کو آمنہ میرج ہال جوہر ٹاؤن لاہور میں ولیمہ ہوا اس موقع پر دعا محترم عبدالستار صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر نے کروائی۔ مکرم عبدالمنان صاحب مرحوم نے اس سال ہی وفات پائی اور جماعت کی بہت خدمت بطور سیکرٹری مال حلقہ کرتے رہے۔ دلہا مکرم محمد اسماعیل صاحب کا پوتا اور مکرم میراں بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی نسل سے ہے۔ جبکہ دلہن مکرم محمد شفیع صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش قادیان کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

❁ مکرم میاں ظفر اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو سانس کی تکلیف ہے دن میں 16 گھنٹے آکسیجن کی مشین لگی رہتی ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے

نکاح

❁ مکرم محمود احمد صاحب فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم لقمان محمود صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ ندا اعجاز صاحبہ بنت مکرم اعجاز احمد صاحب آسٹریلیا پندرہ ہزار آسٹریلین ڈالر حق مہر پر مورخہ 21 نومبر 2010ء کو بیت احمد فیکٹری ایریا ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم صدیق احمد منور صاحب صدر محلہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ نے کیا مکرم لقمان احمد صاحب مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب لیاقت پور ضلع رحیم یار خان کے پوتے اور مکرم چوہدری غفور احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کے نواسے ہیں۔ احباب سے اس نکاح کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

دار الصناعۃ میں داخلہ

❁ دار الصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔ 2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ۔ 3۔ وڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن۔ 2۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس۔ 3۔ پلمبنگ۔ 4۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ کا ہے۔

داخلہ فارم کے حصول ودیگر معلومات کے لئے دفتر دار الصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دارالعلوم وسطی ربوہ/فون نمبر 047-6211065 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز یکم جنوری 2011ء سے ہوگا۔

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ تمام طلباء جو گزشتہ سیشنز میں کورسز مکمل کر چکے ہیں، ان کی اسناد آ چکی ہیں۔ لہٰذا ان سے گزارش ہے کہ اپنی اسناد دفتر ہذا سے صبح کے وقت حاصل کر لیں۔

(نگران دار الصناعۃ)

نکاح

❁ مکرم نصر اللہ بلوچ صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم ذیشان نصر صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ سعدیہ رشید جوئیہ صاحبہ بنت مکرم محمد رشید صاحب جوئیہ مقیم جرمنی کے ساتھ مبلغ -/5000 یورو حق مہر پر مورخہ 26 نومبر 2010ء کو بیت مبارک میں بعد نماز عصر محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں نے کیا۔ ذیشان نصر محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مرحوم آف ڈیرہ غازی خاں کا پوتا اور مکرم ناصر احمد ظفر صاحب بلوچ دارالصدر شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

❁ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد نے بی بی اے، ایم بی اے مارکیٹنگ مینجمنٹ ایم بی بی اے مینیجنگ انفارمیشن ڈیڑھ سالہ، ایم بی اے مارکیٹنگ مینجمنٹ (مارننگ پروگرامز) اور ایم بی اے دو سالہ، ایم ایس مارکیٹنگ اینڈ مینجمنٹ، ایم ایس ٹیکنالوجی مینجمنٹ، تین سالہ پی ایچ ڈی ٹیکنالوجی مینجمنٹ اور مارکیٹنگ مینجمنٹ (ایوننگ پروگرام) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 20 دسمبر 2010ء ہے مزید معلومات کیلئے 9019616 0519257988, پر رابطہ کریں یا وزٹ کریں www.iiu.edu.pk

❁ PIMSAT انسٹیٹیوٹ آف ہائر ایجوکیشن نے بی بی اے/ایم بی اے، ایم کام اور بی بی اے، ایم بی اے (مارننگ ایوننگ) پروگرام ایم ایس سی سائیکالوجی، بی کام، آنرز اور بی ایس (آنرز) ٹیک/ بی ٹیک (آنرز) بی اور ایم ٹیک (الیکٹریکل، الیکٹرونکس) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ مزید معلومات کیلئے 04235883721 35884237 پر رابطہ کریں یا وزٹ کریں۔

www.pimsat-khi.edu.pk

(نظارت تعلیم)

بھارتی سیاستدان
دلبھ بھائی پٹیل

دلبھ بھائی جھاور بھائی پٹیل، بھارتی سیاستدان تھا۔ وہ 1875ء میں گجرات کے ایک کسان گھرانے میں پیدا ہوا مگر اس نے وکالت کو اپنا کیریئر بنایا اور 1913ء میں مڈل ٹمپل انگلستان سے بارایٹ لاء کیا۔ وطن واپسی کے بعد اس کی ملاقات گاندھی سے ہوئی اور یوں وہ قوم پرست اور انڈین نیشنل کانگریس کا سرگرم رکن بن گیا۔

پٹیل نے آزادی کی جدوجہد میں متعدد مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور کئی بار کانگریس کا صدر رہا۔ اس نے ستیہ گرہ تحریک، سول نافرمانی کی تحریک اور ہندوستان چھوڑ دو تحریک میں بھی اہم کردار ادا کئے۔

1946ء کی عارضی حکومت میں وہ وزیر داخلہ بنایا گیا اور جب 1947ء میں بھارت آزاد ہوا تو بھی یہ قلمدان اسی کے سپرد ہوا۔ وہ جواہر لعل نہرو کا خاص معتمد تھا اور نائب وزیر اعظم کے عہدے پر بھی فائز تھا۔ اس کے علاوہ ہندوستانی ریاستوں اور اطلاعات ونشریات کی وزارتوں کا قلمدان بھی اسی کے پاس تھا۔

پٹیل نے بھارت کی آزادی کے بعد 562 ہندوستانی ریاستوں کو باہم یا آس پاس کی ریاستوں میں مدغم کر کے انہیں 26 ریاستوں کی شکل دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

15 دسمبر 1950ء کو ایک مختصر علالت کے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔

خبریں

ہزاروں کارخانے بند، لاکھوں مزدور بیروزگار

بیروزگار پنجاب بھر کے اڑھائی ہزار سے زائد صنعتی یونٹس گیس کی بندش کے باعث بند پڑے ہیں۔ ان میں اپٹما کی رکن 280 ٹیکسٹائل ملیں بھی شامل ہیں۔ صنعتوں کی بندش سے لاکھوں مزدور بیروزگار ہو گئے۔ مزدوروں نے مظاہرے کئے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ پنجاب کے ساتھ زیادتی بند کی جائے۔

پشاور، سکول بس پر ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ، 2/افراد جاں بحق 3 زخمی

لنڈی ارباب کے علاقے بھانا ماڑی میں سکول بس پر ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ میں ایک بچے سمیت 2/افراد جاں بحق جبکہ 2 بچوں سمیت 3 زخمی ہو گئے۔ جائے وقوعہ سے دو مشکوک افراد گرفتار کر لئے گئے اور ایک گاڑی بھی قبضے میں لے لی گئی ہے۔ صوبائی حکومت نے جاں بحق افراد کے لواحقین کیلئے تین تین لاکھ روپے فی کس معاوضے کا اعلان کیا ہے۔ بھانا ماڑی میں واقع سر سید اسلامیہ ماڈل ہائی سکول کی بس چھٹی کے بعد بچوں کو لے کر جارہی تھی کہ چرخہ خیل کے علاقے میں بس پر ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ کیا گیا۔ ریموٹ کنٹرول بم کوڑے کے ڈھیر میں چھپایا گیا تھا جو 6 کلوگرام وزنی تھا۔

جرنیلوں اور بیوروکریٹس کو بھی نوٹس جاری کریں گے

کریں گے سپریم کورٹ نے پی سی او ججز کے خلاف توہین عدالت کیس کی سماعت کے دوران پی سی او ججز کی جانب سے بنچ پر اعتراض سے متعلق درخواستیں مسترد کر دیں۔ جسٹس جواد ایس خواجہ نے کہا کہ 3 نومبر 2007ء کو سپریم کورٹ کے 7 رکنی بنچ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والے جرنیلوں اور بیوروکریٹس کو بھی نوٹس جاری کئے جائیں گے۔ سب کے ساتھ برابری کا سلوک ہوگا۔

ٹارگٹ کلنگ، کراچی کی سب سے بڑی جماعت ملوث

جماعت ملوث وزیر داخلہ سندھ ذوالفقار مرزا نے کہا ہے کہ کراچی کرائم کی انڈسٹری بن گیا۔ گرفتار 60 ٹارگٹ کلرز میں سے 26 کا تعلق کراچی کی سب سے بڑی جماعت سے ہے۔ کراچی میں پٹھانوں، پنجابیوں، بلوچوں اور سندھیوں کو چن چن کر مارا جا رہا ہے۔ اس کے خلاف آواز کیوں بلند نہیں کی جاتی۔ اگر تمام قومیتوں نے اتحاد کر کے برسٹ مارا تو بے گناہ اردو سپیکنگ مریں گے۔

درخواست دعا

❁ مکرم ماسٹر عبدالرشید خان صاحب بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخان تحریر کرتے ہیں کہ مکرم محمد رمضان صاحب معلم سلسلہ وقف جدید ابن مکرم گامن خان رند صاحب گزشتہ کچھ عرصہ سے بوجہ کینسر بیمار ہیں ان کی حالت کافی پریشان کن ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معجزانہ رنگ میں شفا عطا کرے اور لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

تعطیل

❁ مورخہ 16 و 17 دسمبر 2010ء سرکاری تعطیلات کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہو گا۔ احباب کرام و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔ دسمبر

طلوع فجر	5:31
طلوع آفتاب	6:58
زوال آفتاب	12:03
غروب آفتاب	5:08

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
اٹک پٹرولیم
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
سروس اسٹیشن کی سہولت بھی موجود ہے
جنریٹر کی سہولت
نئی انتظامیہ کے ساتھ
احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289

Study in UK
• No IELTS
• No Age Limit
• Bank Financing Available
• Minimum Qualification Matric
• Get CAS within 72 hours
• Free Job Assessment
Scholarship GBP 1,000
Secure Your Career
VISIONZ CONSULTANTS Immigration & Study Abroad
visionzconsultants@gmail.com
Also deals in
Appeal Casses, visit visa, settlement & family sponsors
CANADA, UK, USA, SWEDEN & AUSTRALIA
Immigration, Job Offer
Investor & Business Category
416-A, Sadique Trade Center, Gulberg II, Lahore.
Tel#35817161, 0321/0300-4011814

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021-2724606
2724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر 021-2724606
2724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی۔ /120 روپے بڑی۔ /480 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

ہر علاج ناکام ہو تو
بانی ہولزموپیتھی ہومیو ڈاکٹر سجاد سے
ہولزمک ہومیوپیتھی علاج کیلئے
0334-6372030/047-6214226

کاروبار برائے فروخت
ربوہ میں اقصیٰ روڈ پر کپڑے کا چلتا کاروبار برائے فروخت ہے۔
خواہشمند حضرات کیلئے سنہری موقع
0332-7077531,0336-7051736

بااختیار ڈیلر ڈاؤلینس۔ پیل۔ ھائر۔ LG۔ نوبل TV۔ سپر ایشیا۔ کیئر جنرل۔ انڈس
فریج۔ TV۔ مائیکرو ویو اون۔ کوکنگ رینج۔
فل آٹو میٹک واشنگ مشین۔ ڈرائیر۔ کچن ہب۔
لاہور، فیصل آباد ریٹ پر حاصل کریں۔
نیو ربوہ الیکٹرونکس ریلوے روڈ ربوہ
047-6215934,6211661

اقصیٰ فیبرکس
لیڈیز اور بچگانہ گارمنٹس مردانہ Bonanza
سویٹر اور جرسیاں کے علاوہ شلوار قمیص۔ پینٹ شرٹ
مردانہ زنانہ، گرم سوٹ کھلے کپڑے میں بنوں وول
غیر ملکوں میں اپنے پیارے عزیزوں کیلئے
اقصیٰ چوک ربوہ: 0300-7704339

FD-10